آغا محمّد اشرف

فُضول رسمیں

خدا کا کرنا کیا ہوا کہ سردیوں میں بارش بہت زور کی ہوئی اور ہَوا بھی بہت ٹھنڈی چلی۔ جمّن کی ماں بڑھیا اور کمزور تو تھی ہی، اُسے نمونیا ہو گیا۔ سیدھا ڈاکٹر کے پاس گیا۔ اگر آج سے پہلے کوئی عزّت نگر میں بیمار پڑتا تو اس کا علاج تعویذ گنڈے یا جادو کی جھاڑ پھُونک سے ہوتا تھا۔ لیکن اب لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ بیماری کے لیے دوا کی ضرورت ہے، جو ڈاکٹر صاحب ہی دے سکتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے جمّن کی ماں کا علاج بہت دھیان سے کیا۔ لیکن جب خدا کا حکم ہو جاتا ہے تو کوئی موت کو ٹال نہیں سکتا۔ دس دن بیمار رہ کر وہ بے چاری مر گئی۔

عزّت نگر میں دوسرے گاؤں کی طرح یہ دستور تھا کہ مرنے جینے کے موقعوں پر بہت سی فضول رسموں پر روپیہ ضائع کیا جاتا تھا۔ جب جمن کی ماں مری تو برادری والوں نے اُس سے بھی کہا کہ اپنی ماں کے مرنے پر بہت دھوم کی دعوت کرے، جس میں ساری برادری جمع ہو اور سب مل کر گھی چاول کھائیں۔ اس وقت جمّن کا ہاتھ تنگ تھا۔ فصل بھی ابھی نہیں اُٹھی تھی، اس لیے اُسے یہی سُوجھی کہ زمیندارہ بینک سے روپیا قرض لے لے۔ یہ سوچ کر جمّن سیدھا ڈاکٹر کے پاس پہنچا اور اپنی برادری والوں کے تقاضے

کا سارا حال سنایا۔ ڈاکٹر صاحب نے جمن کی باتیں سن کر کہا: "دیکھو جمّن، تم بُرا مت ماننا، میں تمھارے ہی فائدے کی بات کہہ رہا ہوں۔ تم خود ہی سوچو، ایک تو تمھاری بے چاری ماں مر گئی اور سارا گاؤں تم سے ہی اُلٹی دعوت مانگ رہا ہے۔ یہ کہاں کا دستور ہے۔ برادری والوں کا کیا وہ۔ وہ تو کھا پی، مونچھوں پر تاؤ دے کر چلتے بنیں گے اور اس دعوت کا سارا خرچ تم پر پڑے گا، جس کا قرضہ تمام عمر نہیں اُتار سکو گے۔ میں قرضہ لینے سے نہیں روکتا، لیکن قرضہ ایسے کام کے لیے لو، جس سے تمھیں فائدہ ہو۔ اس دعوت سے تمھیں کیا فائدہ ہو گا۔ صرف چند دن کے لیے برادری میں نام ہو جائے گا اور اس کے بعد لوگ اس بات کو بھول جائیں گے"۔

جمّن نے گردن جھکا دی لیکن اس کے چہرے سے ایسا معلوم ہوا تھا کہ بہت سوچ میں ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ بات تاڑ گئے۔ ان کی سمجھ میں ایک نئی بات آ گئی۔ انھوں نے جمّن سے کہا کہ کیوں جمن تمھیں یاد ہے کہ جب زمیندارہ بینک ہم نے کھولا تھا تو سب برادری نے مل کر قسم کھائی تھی کہ ساہوکار سے کبھی روپیا قرض نہیں لیں گے۔

جمّن نے جواب دیا: سرکار یاد کیوں نہیں۔ سب سے پہلے میں نے ہی یہ قسم کھائی تھی۔

ڈاکٹر صاحب بولے: "پھر تم روپیا زمیندارہ بینک سے ہی لو گے یا ساہوکار سے؟"

جمن بولا: سرکار اسی لیے تو آیا تھا کہ زمیندارہ بینک سے روپیا قرض

لے لوں۔"

ڈاکٹر صاحب نے کہا: "جمّن! زمیندارہ بینک تمھیں اس فضول رسم کے لیے روپیا قرض نہیں دے سکتا۔ کیوں کہ اس کے قانون میں سب سے پہلے یہ لکھا ہے کہ زمینداروں کو روپیا صرف کھیتی باڑی یا اور ایسے کاموں کے لیے قرض دیا جائے گا، جس سے انھیں فائدے کی اُمید ہو اور بُری رسموں کے لیے ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا۔ بتاؤ اب کیا کہتے ہو؟"

جمّن نے خوش ہو کر کہا "بس سرکار اب میں بچ گیا۔ اب میں برادری سے جا کر کہہ دوں گا کہ روپیا مجھے اس دعوت کے لیے قرض نہیں مل سکتا اور ساہوکار سے لینے کی ہم سب نے قسم کھالی ہے۔"

یہ کہہ کر جمّن خوش خوش اپنے گھر چلا گیا اور سب سے جا کر یہی بات کہہ دی۔ گاؤں کے لوگ کئی دن سے اس دعوت کی اُمید لگائے بیٹھے تھے۔ اب جو سب نے سنا کہ جمّن نے دعوت کرنے سے انکار کر دیا ہے تو سب بہت خفا ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے کہا کہ نہ کرنے کے سو بہانے ہیں۔

سو پچاس روپے کے خرچ سے بھاگتا ہے۔ کسی نے کہا یہ پُرانی رسموں کا توڑنا اچھّا نہیں۔ اس کی سزا جمن کو آج نہیں تو کل ضرور ملے گی۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ سب نے ہی تو اس کو بُرا کہا۔ لیکن جمّن پر ڈاکٹر صاحب کی باتوں کا ایسا اثر ہوا تھا کہ اُس نے کسی کی پروا نہیں کی۔ بلکہ بحث مباحثہ سے ہر ایک کو سمجھانا چاہا۔

پُرانی اور بے ہودہ رسموں کے خلاف جمّن کی یہ پہلی لڑائی تھی۔ اگرچہ

اُسے اِس لڑائی میں تکلیف ضرور ہوئی، لیکن آخر کار یہ جیت اِسی کی ہوئی اور سارے گاؤں نے اس کی مثال پر چلنے کا ارادہ کر لیا۔ اب عزّت نگر میں شادی بیاہ یا مرنے جینے کی فضول رسموں پر روپیا خرچ نہیں ہوتا۔ پہلے آئے دن ان فضول باتوں پر ہزاروں روپیا پانی کی طرح بہایا جاتا تھا۔ اب یہی روپیا دوسرے اچھے کاموں میں لگایا جاتا ہے۔

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- جمّن کے گاؤں میں پہلے بیماروں کا علاج کس طرح کیا جاتا تھا؟

۲- ڈاکٹر صاحب کے آنے سے گاؤں والوں کی سوچ میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی؟

۳- اپنی ماں کے انتقال کے بعد جمّن کس پریشانی میں گرفتار تھا؟

۴- ڈاکٹر صاحب نے جمّن کو اس پریشانی سے نکلنے کے لیے کیا مشورہ دیا؟

۵- جمّن، ڈاکٹر صاحب کے مشورے پر عمل کرنے میں کیوں پس و پیش کر رہا تھا؟

۶- جمّن کو برادری کی غلط رسم سے کس طرح نجات ملی؟

(ب) ذیل کے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

موت کو ٹالنا- ہاتھ تنگ ہونا- گردن جھکا دینا- مونچھوں پر تاؤ دینا

(ج) درج ذیل الفاظ کے واحد اپنے سبق میں تلاش کیجیے:

رسوم، احکام، اغراض، فوائد، فرائض، تکالیف